تعارف و تبصرہ کتب

نام کتاب	:	عبدہ و رسولہ (مجموعہ نعت)
مؤلف	:	حکیم شریف احسن
ناشر	:	نعت اکادمی- پوسٹ بکس نمبر ۲۵- فیصل آباد
صفحات	:	۱۸۴
سن طباعت	:	۱۴۲۱ھ (۲۰۰۰ء)
قیمت	:	۱۵۰ روپے
تبصرہ نگار	:	ڈاکٹر سہیل حسن ☆

یہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا اعجاز ہے کہ آپ کے حالات و شمائل نثر و نظم میں ہر وقت اور ہر جگہ بیان کیے جاتے ہیں، خصوصاً نعتیہ شاعری کا مقصد ہی رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی سے نسبت اور اظہار عقیدت ہے، اور اس شاعری کے میدان میں مسلمان شاعر تو کیا غیر مسلم شعراء نے بھی جوہر دکھائے ہیں۔ اور یہ سلسلہ سخن پورے ذوق و شوق سے جاری رہے گا اور شعرائے کرام اپنے اپنے ظرف اور اپنے اپنے علم کے مطابق حضور اکرم ﷺ کا ذکرِ جمیل کرتے رہیں گے۔

انہی نعت گو شعراء میں حکیم شریف احسن کا شمار ہوتا ہے، ان کی شعر گوئی سراسر نعت گوئی ہے، انہوں نے نعت کے علاوہ کبھی کسی اور موضوع پر قلم نہیں اٹھایا، شعر و شاعری کے حوالے سے ان کا تمام تر تخلیقی اثاثہ نعت رسول اکرم ﷺ پر مشتمل ہے۔

حکیم صاحب نے کتاب کا عنوان تجویز کرتے ہوئے اپنی نعت گوئی کا منہج متعین کر دیا ہے، اور حقیقت یہی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی شان عبودیت اور شان رسالت ہی وہ دو

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

انتہائیں ہیں جن کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے دونوں عظمتوں کو بھرپور طور پر بیان کیا ہے۔ افراط و تفریط سے بچنے کا بہترین نسخہ بھی یہی ہے کہ شعر گوئی میں یہی دو مقاصد پیش نظر ہوں۔ حکیم صاحب کی نعت گوئی کا نمایاں وصف اس حب اطاعت نژاد کا اظہار ہے جو اس نعت گوئی کی بنیاد ہے، اور افراط و تفریط سے بچتے ہوئے رسول اکرم ﷺ سے شیفتگی کا اظہار ہے۔ ان کی شاعری کے بارے میں ریاض مجید لکھتے ہیں:

> "حکیم شریف احسن کی نعت کا مطالعہ نعت کے مرکزی دھارے کے ساتھ ساتھ قاری کی توجہ زبان و بیان کی اس تازگی کی طرف بھی مبذول کراتا ہے، اس تازگی کا علاقہ مضامین، خیالات اور مواد سے لے کر قوافی اور لفظیات تک پھیلا ہوا ہے، ان کے ہاں بعض مقام معاصر نعت گوئی میں خوشگوار اضافہ کی حیثیت رکھتے ہیں، بحیثیت مجموعی نعت کا یہ مجموعہ ایک پرتاثیر مطالعہ کا حامل ہے اور آج کی نعت کو آگے بڑھاتا ہے"۔ (صفحہ ۲۳)

حکیم صاحب کے بیان میں حسن الفاظ کے ساتھ عاجزی اور انکساری کا پرتو بھی شامل ہے:

ٹوٹی پھوٹی زبان میں میں نے — جرأت نعت مصطفیٰ کی ہے
بزم حسان میں جگہ کے لیے — سعی یہ اک شکستہ پا کی ہے
توتلوں سے وہ پیار کرتے ہیں — بے زباں کو زباں عطا کی ہے
نعت پر نعت، یوں کرم پہ کرم — لطف و احسان کی انتہا کی ہے

ان کے کلام میں عربی الفاظ کا استعمال، ان کے قادر الکلام ہونے کی دلیل ہے، لیکن بعض مرتبہ اردو میں یہ الفاظ اجنبی نہ بھی ہوں تو ثقیل ضرور محسوس ہوتے ہیں، فرماتے ہیں:

مایوس ہو کہ رہ گیا انسان مؤتلف — ہر در پہ اس نے دیکھ لیا ہو کے معتکف

اپنے دعائیہ اشعار میں فرماتے ہیں:

اک کن سے کائنات کو تو بخش دے وجود — تیرے لیے نہیں ہے کوئی چیز مستحیل
دشوار تر مرا، ترے آگے ہے سہل تر — تو قادر و قدیر، میں اک بندہ ضئیل

حکیم صاحب فارسی زبان پر بھی مکمل عبور رکھتے ہیں اور اس مجموعہ میں ان کی ایک فارسی نعت بھی شامل کی گئی ہے۔ حکیم صاحب اپنی شاعری میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور سیرت کے واقعات کو بھی سموتے چلے جاتے ہیں جو کہ ان کے گہرے مطالعہ اور علمیت کا غماز ہے۔ ملاحظہ کے لیے ان کے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

بے چراغ ایک ہم نے گھر دیکھا   خانۂ شاہ بحر و بر دیکھا
جس سے لوٹا نہ کوئی خالی ہاتھ   ہم نے ایسا یہ ایک در دیکھا
فرش زمین پہ ایک چٹائی بچھی ہوئی   بیٹھے ہیں اس پہ شاہ عرب، سید عجم
نان شعیر بھی تو میسر نہیں ہوئی   باندھے ہوئے ہیں پیٹ پر پتھر شہ امم

حتی یحکموک کے زیر عنوان رقم طراز ہیں:

ہوں منحرف جو جادہ حب رسول سے   مردود و مسترد ہیں، رعیت ہو یا ملوک
ایمان کی محک ہے اطاعتِ حضور کی   مرقوم ہے یہ راہ مدینہ پہ تابتوک
ہو منکر رسول کو ایمان کہاں نصیب   حجت ہے اس پہ نکتۂ حتی یحکموک

مجموعہ نعت کے آخر میں حواشی دیے گئے ہیں جن کے ذریعے سے مشکل الفاظ کی تشریح اور مختلف واقعات کا پس منظر بیان کیا گیا ہے، جو کہ قاری کے لیے یقیناً معلومات میں اضافہ کا باعث بنے گا۔ کتاب کی طباعت، ٹائیٹل اور جلد بندی حسن ذوق کی دلیل ہے، خصوصاً کتاب کا ٹائیٹل نہایت خوبصورت اور دل ربا ہے۔